



سوال

کشف کی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وَأَنَا "فَوَاصِلُ النَّاسِ" فَهَذَا يُلْقُونَ عَوَاقِبَ أَقْوَامٍ بِمَا كُفِتَ اللَّهُ فَمَنْ لَكِنْ بِذَلِكَ مَنْ سَجِبَ التَّشْدِيدَ الْعَامِ بِفَإِنَّ كَثِيرًا مِمَّنْ يَلْقَى بِهِ أَنْتَ حَصَلَ لِدَهْءِ الْكُفْتِ بِحُكْمِ غَلَاظِ فِي ذَلِكَ غَلَاظِ لَيْسَ مِنْ النَّحْيِ شَيْئًا وَأَمَّا الْكُفَاتُ وَالْفُطَيَاتُ مُسْتَبِينًا تَارَةً، وَنَحْنُ نَحْنُ أُخْرَى، كَمَا نَلَّ الشَّرَّ وَالْإِسْتِزَالِ فِي مَوَارِدِ الْإِسْتِزَالِ، وَلِذَا وَجِبَ عَلَيْنَا تَحْقِيقُ أَنْ يَلْتَمِسُوا بِكُتَابِ اللَّهِ وَتَشْيِيرُ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْ يَزُولُوا مَوَاجِدَهُمْ وَمَشَاهِدَهُمْ وَأَزْرَاءَهُمْ وَمَنْعُولَهُمْ بِكُتَابِ اللَّهِ وَتَشْيِيرُ رَسُولِهِ، وَلَا يَلْتَمِسُوا بِحُكْمِ ذَلِكَ: فَإِنَّ سَبِيحَةَ التَّحْقِيقِ وَالْفُطَيَاتِ الْمُتَمِيمِينَ مِنَ بَرِيَّةِ الْأُمَّةِ بِحُكْمِ بِنِ الْخَطَابِ، وَتَقَدَّرَ كَانَتْ تَشْيِيرُ لِدَهْءِ فَخِرْدًا عَلَيْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ صِدْقًا تَالِغًا لِدَهْءِ عَزَا الَّذِي يُؤَكِّلُ مِنْ أَلْحَثَاتِ الَّذِي يُخْرِجُهُ قَلْبُهُ عَنْ رَبِّهِ. وَلِذَا وَجِبَ عَلَيْنَا تَحْقِيقُ إِيْتَاخِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [مجموع الفتاوى]

المؤلف: لفتی الدین ابو العباس احمد بن عبد کلیم بن تیمیہ الحرامی (الموتی: 728ء)

المحقق: عبد الرحمن بن محمد بن قاسم

الناشر: مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، المدينة المنورة، المملكة العربية السعودية

عام النشر: 1416/1995م

مذکورہ عبارت سے کیا کشف ہونا ثابت ہوتا ہے؟ کیا بعض لوگوں کو کشف ہوتا ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

درج ذیل عبارت میں امام ابن تیمیہ نے کشف کے وجود کے اثبات کے ساتھ ساتھ اس کے غیر شرعی ہونے پر استدلال کیا ہے۔ کشف کسی کو بھی ہو سکتا ہے، لیکن وہ شرعی احکام کے استنباط میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ شریعت مطہرہ کامل واکمل ہے، کسی کے کشف کی بنیاد پر اس میں تبدیلی نہیں کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ کشف رحمانی بھی ہو سکتا ہے اور شیطان بھی۔

سوڈی عرب کے معروف عالم دین شیخ صالح المنجد ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اول:

آدمی کو جو کشف ہوتا ہے اس کی متعدد انواع ہیں۔



ایک توکشف نفسانی ہے جو کہ کافر اور مسلمان کے درمیان مشترک ہے، اور اس میں کشف رحمانی بھی ہے جو کہ وحی اور شرع کے طریقے سے ہوتا ہے، اور اس میں سے کچھ شیطانی ہے جو کہ جنوں کے ذریعے ہوتا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ نفس کو بیداری یا نیند کی حالت میں کچھ نہ کچھ کشف ہوتا ہے جس کا سبب بدن کے ساتھ قلیل سا تعلق یا تو بطور ریاضت یا اس کے بغیر ہے، اور یہی وہ کشف نفسانی ہے جو کشف کی انواع میں سے پہلی نوع ہے۔

لیکن عقلی اور شرعی دلائل سے جنوں کا ثبوت ملتا ہے، اور وہ جن لوگوں کو غائب اشیاء کی خبریں جیتے ہیں جیسا کہ بعض کاہنوں اور جن پر مرگی کے دوروں کا اثر یا پھر جنوں کا سایہ ہوتا ہے، اور ان کے علاوہ دوسروں پر بھی۔

لیکن یہاں پر بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس بات کا علم ہو جائے کہ ایسے امور کا وجود پایا جاتا ہے جو کہ اس عقل سے منفصل اور علاوہ ہے جیسا کہ جن جو کہ بہت سارے کاہنوں اور نجومیوں کو خبریں دیتے ہیں، اور یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کا علم بالضرورة ہر اس شخص کو ہوتا ہے جو کہ اس سے متعلق رہا ہو یا پھر اس تک خبر پہنچنے پر اسے علم ہوتا ہے، اور ہم نے بھی اسے کی ایک دفعہ بالاضطرار جانا ہے، تو یہ مکاشفہ اور غیب کی خبریں مکاشفہ غیر نفسانی ہے جو کہ مکاشفہ کی دوسری نوع بنتی ہے۔

اور تیسری قسم یہ ہے کہ : جس کی خبر فرشتے دیتے ہیں اور یہ قسم سب سے اعلیٰ ہے جس پر بہت سے عقلی اور سمعی دلائل موجود ہیں، تو غیب شدہ اشیاء کی خبریں یا تو نفسانی اسباب اور یا پھر نبیٹ اور شیطانی اسباب اور غیر شیطانی اور یا پھر ملکی اسباب کی بنا پر ہوں گی۔ الصفدۃ (187-189)۔

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے :

کشف جزئی مومن اور کافر نیک اور فاجروں کے درمیان مشترک ہے، جیسا کہ کسی کے گھر میں جو کچھ یا جو اس کے ہاتھ میں یا جو اس کے کپڑوں کے نیچے یا پھر اس کی بیوی کا حمل مذکورہ مؤنث بن جانے کے بعد اور جو کچھ دیکھنے والے سے دور رہنے والے کے حالات غائب ہیں وغیرہ کا اس کا کشف ہوتا ہے۔

تو یہ سب کچھ بعض اوقات تو شیطان کی طرف سے اور بعض اوقات نفس کی جانب سے ہوتا ہے، اور اسی لئے اس کا وقوع کفار سے بھی ہوتا ہے مثلاً عیسائی اور اسی طرح آگ اور صلیب کے پجاری، اور اسی طرح ابن صیاد نے بھی جو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے چاہا تھا اسے کشف کر دیا تھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ (تو کاہنوں اور نجومیوں کا بھائی ہے) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کشف کو کاہنوں اور نجومیوں کا کشف ہی قرار دیا نہ کہ اس کی قدر کی۔

اور اسی طرح مسیلتہ کذاب جو کہ بہت بڑا کافر ہونے کے باوجود اپنے پیروکاروں کا مکاشفہ کیا کرتا اور انہیں یہ بتایا کرتا تھا کہ انہوں نے اپنے گھر میں کیا کیا اور اپنے گھر والوں کو کیا کہا ہے، یہ سب کچھ اسے اس کا شیطان اسے بتایا کرتا تھا تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے۔

اور اسی طرح اسود غنسی اور حارث متبئی دمشقی جس نے عبدالملک بن مروان کے دور حکومت میں نبوت کا دعویٰ کیا اور اسی طرح کہ وہ لوگ جن کا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور شمار نہیں کر سکتا، اور ہم اور دوسروں نے بھی ان میں سے ایک جماعت کو دیکھا، اور لوگوں نے بھی رہبانوں اور صلیب کے ہجاریوں کے کشف کا مشاہدہ کیا ہے جو کہ ایک معروف بات ہے۔

اور کشف رحمانی یہ ہے، جس طرح کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ کہا کہ ان کی بیوی کو بچی حمل ہے، اور اسی طرح عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کشف جب کہ انہوں نے یا ساریہ الجبل کہا تھا یعنی اسے ساریہ پہاڑ کی طرف دھیان دو، تو یہ اللہ رحمن کے اولیاء کے کشف میں سے ہے۔ مدارج السالکین (227/3-228)



دوم :

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جو واقعہ ہوا وہ ثابت اور صحیح ہے، نافع بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لشکر پر ساریہ نامی شخص کو امیر بنایا، عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک کہنے لگے "اے ساریہ پہاڑ، اے ساریہ پہاڑ" تو انہوں نے ایسا پایا کہ جمعہ کے دن اسی وقت ساریہ نے پہاڑ کی جانب حملہ کیا تھا حالانکہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ساریہ کے درمیان ایک مینہ کی مسافت تھی۔

مسند احمد فضائل صحابہ (269/1) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے سلسلہ الصحیحہ میں صحیح کہا ہے (1110)

تو یہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کرامت ہے یا تو الہام اور آواز کا پہنچنا۔ یہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی رائے ہے۔ یا پھر کشف نفسانی اور آواز کا پہنچنا۔ اس پر شیخ البانی رحمہ اللہ کی کلام آگے آئے گی۔ تو دونوں حالتوں میں بلا شک و شبہ یہ کرامت ہے۔

سوم :

اور جو کچھ صوفیوں کے ساتھ ہوتا ہے وہ کشف رحمانی نہیں بلکہ یا تو وہ کشف نفسانی ہے جس میں کفار بھی شریک ہیں، اور یا پھر شیطانی ہے اور یہی شیطانی کشف زیادہ اور غالب ہے۔ بات یہ ہے کہ کشف رحمانی تو ان اولیاء اللہ کو حاصل ہوتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت پر چلتے اور اس کی تعظیم کرتے ہیں، اور صوفیوں کا حال سب کے علم میں ہے کہ وہ اس طرح نہیں ہیں، اور جو کچھ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ واقع ہوا اگر اسے کشف کا نام دینا صحیح ہے تو وہ کشف رحمانی ہے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حادثہ کے متعلق کہتے ہیں :

اور اس میں تو کوئی شک و شبہ نہیں کہ ندائے مذکور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر رضی اللہ تعالیٰ کو الہام تھا، اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ محدث ہیں جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، لیکن اس کا یہ معنی نہیں کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے لشکر کی حالت کا کشف کیا گیا اور انہوں نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا، تو اس سے صوفیوں کا ان کے گمان کے مطابق اولیاء کے لئے کشف پر استدلال کرنا اور دلوں میں جو کچھ ہے اس پر اطلاع پانے پر استدلال کرنا باطل بلکہ باطل ہے، یہ باطل کیوں نہ ہو اس لئے کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے اور سینہ کے بھیدوں پر بھی وہ اللہ تعالیٰ ہی مطلع ہے۔

مجھے معلوم نہیں کہ یہ لوگ کیسے اس زعم باطل کا شکار ہیں حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کافرمان ہے :

{ وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، سوائے اس اس رسول کے جسے وہ پسند کر لے } الجن (26-27)

تو کیا ان کا یہ اعتقاد ہے کہ یہ اولیاء اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، حتیٰ کہ یہ کہا جاسکے کہ اللہ تعالیٰ کے مطلع کرنے پر انہیں علم غیب کی اطلاع ہوتی ہے؟ اے اللہ تعالیٰ تو اس بہتان عظیم سے مزہ اور بلند ہے۔۔۔

تو یہ قصہ ثابت اور صحیح ہے، اور ایک ایسی کرامت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے نواز کر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عزت سے نوازا، لیکن اس میں وہ چیز نہیں جس کا صوفی لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ علم غیب پر اطلاع ہے بلکہ یہ تو (شرعی عرف کے اعتبار سے) ایک الہام ہے، یا پھر عصر حاضر میں (دل میں پیدا ہونے والا) جو کہ معصوم نہیں، بعض اوقات تو صحیح ہو سکتا ہے جیسا کہ اس واقع میں ہے، اور بعض اوقات یہ غلط بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ انسان پر غالب اوقات میں ہوتا ہے۔



تو اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہر ولی شریعت اسلامیہ کی لپٹنے اقوال و افعال میں پیروی کرے، اور اس بات سے پرہیز کرے کہ وہ شریعت کے مخالف کوئی بھی کام نہ کرے کیونکہ اس مخالفت سے وہ اس ولایت سے خارج ہو جائے گا جس کی صفت اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں بیان فرمائی ہے :

{ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کے ولیوں پر نہ تو کوئی اندیشہ ہے اور نہ ہی وہ عملگین ہوتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (برائیوں سے) پرہیز کرتے ہیں } یونس (63)

اور کسی نے کتنا ہی لہجھا کہا ہے کہ :

جب آپ یہ دیکھیں کہ کوئی شخص ہوا میں اڑ رہا اور سمندر میں پانی پر چل رہا ہے اور وہ شریعت کی حدود کا خیال نہیں رکھتا تو بیشک وہ فریبی دھوکہ باز اور بدعتی ہے۔ سلسلہ احادیث

صحیحہ (103-102/3)

حدیث امام عذری والنداء علم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ